Claudia Martínez Garay (پیدائش 1983، پیرو) اپنے اینڈیز ورثے، تاریخی تصاویر اور اپنے آبائی ملک پیرو سے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں اور وہ اپنے تصوّرات و تخیلات کو اپنی پینٹنگز، مجسموں، ویڈیوز اور ہر جگہ کی مناسبت سے موزوں فنون تخلیق کر کے عملی جامہ پہناتی ہیں۔ ان کی تحقیق عجائب گھروں کے زیادہ تر مجموعوں اور قدیم ثقافتوں کے محفوظ شدہ خزینوں سے شروع ہوتی ہے، جہاں وہ خود سے یہ سوال کرتی ہوئی نظر آتی ہیں کہ ان باضابطہ بیانیوں کی مدد سے ان قیمتی اشیاء اور آثار کو کیسے جمع، ڈسپلے اور درجہ بندی کیا جا سکتا ہے۔

Nottingham Contemporary میں منعقد ہونے والی اپنی سولو نمائش میں Martínez Garay نے *Wakchakuna* پیش کیا ہے، جو ایک بڑی اور نئی تنصیب ہے اور یہ چوری شدہ اور لوٹی ہوئی اشیاء کو ان کے اصل مقام اور حقیقی وطن کو واپس لوٹانے کے بارے میں موجودہ بحثوں کے لیے حل پیش کرتی ہے۔
Wakchakuna کو ملبے کے ایک پہاڑ کی شکل میں بنایا گیا ہے، جو ایک کھدائی شدہ اینڈیز قبر کی نقل پیش کرتا ہے، جس میں قربانی اور تجہیز و تکفین کی اشیاء کو مٹی اور ملبے کے درمیان میں دیکھا جا سکتا ہے۔ پہاڑی پر ان علاقوں کے آبائی جانوروں اور پودوں کے ایلومینیم پرنٹس ایک خوبصورت انداز میں دکھائے گئے ہیں، جو ہاتھ سے بنے ہوئے برتنوں اور غیر انسانی شکلوں سے مشابہت رکھنے والی اشیاء، قدیم انکیز دیوتاؤں کے نقوش اور ہاتھ باندھے ہوئے گھٹنے ٹیکنے والے قدیم اجسام کے درمیان گھرے ہوئے ہیں۔ Martínez Garay نے wakchas’ کے طور پر حوالہ پیش کیا ہے، ان اشیاء کا اب کوئی بھی وارث نہیں ہیں اور انہیں ان کے اصل گھر اور مطلوبہ مقصد سے دور کر دیا گیا ہے۔

لفظ Wakcha کا تعلق جنوبی امریکہ کے ملک پیرو کی کوئچوا (Quechua) زبان سے ہے، جو جنوبی امریکی کی مقامی زبان کا لفظ ہے، اور یہ اس انکیز تہذیب کی بنیادی زبان کے طور پر تصوّر کی جاتی ہے، جس نے ہسپانوی حملے سے پہلے، 16ویں صدی تک اس خطے پر حکمرانی کی تھی۔ Wakcha کا لفظی ترجمہ 'غریب' کے طور پر کیا جاتا ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے کہ کوئی ایسی چیز جو اپنے خاندان، رشتوں یا برادری سے محروم ہو، جہاں اس کی ابتداء کا پتہ لگانا بھی مشکل ہو۔ لہٰذا Wakcha کا مطلب ایک ایسی یتیم اور جلاوطن چیز ہے، جو اپنے وطن یا لوگوں کو واپس نہیں کی جا سکتی۔

یہاں پیش کیے جانے والے سِرامک کے 38 فنون جو پیرو سے پرندوں کی کھاد اور دیگر برآمد شدہ مواد میں چھپا کر اسمگل کیے گئے ہیں کو ظاہر کرتے ہیں، جو لٹیروں نے اسمگل کیے ہیں اور جنہیں "نوادرات کے چوروں" کے نام سے جانا جاتا ہے، جو بیرون ملک قدیم بازاروں اور عجائب گھروں کو اپنی تلاش کردہ نوادرات فروخت کرتے ہیں۔ یوکے کے قومی عجائب گھر کے ذخیرے میں موجود بہت سی اشیاء کے حوالے سے ان کی اصلیت کے سیاق و سباق کے بارے میں معلومات کم ہیں یا نہایت ہی مبہم ہیں۔ مثال کے طور پر British Museum میں موجود اشیاء پر لیبلز پر نہایت ہی سادہ قسم کی وضاحتیں درج ہوتی ہیں مثلاً 'پیرو کا ساحل'، 'شاید Chimú یا Inca' اور 'تاریخ تقریباً AD 500-100' کے درمیان وغیرہ۔ یہ چیز ان اشیاء کے بارے میں معلومات کی صداقت کو غیر یقینی صورتحال سے دوچار کر دیتی ہے اور یہ ان قیمتی اشیاء کا ان کے اپنے آبائی اور روحانی مسکن سے نوآبادیاتی وسامراجی ایجنڈوں کے ذریعہ اخراج ہے، جس پر Martínez Garay اپنے کام کے تنقید کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

Martínez Garay ان اشیاء کی نقل کی تیاری کے ذریعے، ان کی اصلیت اور صداقت کو مزید دھندلا اور پیچیدہ بنا دیتی ہیں۔ *Wakchakuna* میں وہ استعاراتی طور پر لوٹے ہوئے اینڈیز مقبرے اور اس کی یتیم چیزوں کا دوبارہ دعویٰ کرتی ہوئی نظر آتی ہیں، جس سے ان کی کھوئی ہوئی اور اذیت زدہ روحوں کو سکون مل سکتا ہے۔ جیسا کہMartínez Garay بیان کرتی ہیں کہ "تصوّر کریں کہ پیرو کے قدیم دور ک باشندے آج ہماری دنیا کو دیکھ کر کیسا محسوس کریں گے۔ جدیدیت نے بے حد بے شرمی سے ان کی روایات اور عقائد کو نظر انداز کیا ہے۔ ان کی پیشکشیں اور نمونے چوری کر لیے گئے ہیں اور یورپ میں چھپا دیے گئے، وہ گم ہو گئے اور ان کا مقصد لوٹ لیا گیا۔ لیکن جس طرح قدیم ثقافتیں ہمارے حال کا اندازہ نہیں لگا سکتیں، اسی طرح یورپ بھی ان نمونوں سے محروم مستقبل کا تصوّر نہیں کر سکتا۔"